ہندوستان بھر میں اہل سنت وجماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْن

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے یا وی پی کی اجازت۔
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجائے گی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا
(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے خلاف ہوگا درج اخبار نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام پورا پتہ درج ہوگا درج اخبار نہ ہونگے۔
(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہئیں۔
(۷) بوقت خط وکتابت نمبر خریداری ضرور دیں۔
(ایڈیٹر)

عام اغراض ومقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً حمایت کرنا۔
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) روساء عظام سے سالانہ چندہ ۵ روپے
(۵) عام خریداران سے سالانہ للعہ ششماہی عا
(۶) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ
(ایڈیٹر)

جملہ خط وکتابت بنام معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ دراعین مگزین امرتسر ہونی چاہیئے۔

جلد (۷) مطبوعہ ۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۲۴ء یوم جمعہ مبارک نمبر (۳۴)

نعت شریف

(از کلکِ گوہر سلک جناب سید محمد آصف صاحب آصف کانپوری تلمیذ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

صد جان نثار دل کنم کاں راحتِ جاں در دلم! ایماں بکار دل ہم کاں جانِ ایماں در دلم
در حشر بہر مومناں دو نور پیش و رستاں اے کاش من حاضر شوم تنویر جاں در دلم
عشاق در عشق و ولا دل را القصد مسکنم من خود فدائے دل شوم کاں نورِ ایماں در دلم
والشمس تفسیر رخت واللیل شرح گیسوت روز و شب و صبح و مسا تفسیر قرآں در دلم!
انا فتحنا والضحیٰ والشمس الم نشرح لک در شانِ تو این شانِ تو اے جانِ ایماں در دلم
اے قبلۂ ایمان و دین وے کعبۂ نور مبین! جلوہ نما ہر خدا ایمانِ ایماں در دلم!
اے سید ہر دو سرا۔ لولاک لقب طٰہٰ ثنا ایں ماہ فرقاں در دلم ایں قلب قرآں در دلم!
ہر ذرۂ قلب سیاہ پر تو فگن شمس الضحیٰ تاباں شود نور خدا اے جانِ ایماں در دلم
از موت اے بدر الدجیٰ ظل کرم بر جان ور رویت اے شمس الضحیٰ شمعے درخشاں در دلم
من فدائے دل شوم جاں فدائے دل کنم شو جلوہ گر اے جانِ دل اے نور ایماں در دلم
مست الست خویش را یاد از کرم کن جان من من یاد ہر دم میکنم آں عہد و پیماں در دلم

احمد احد را یاد کن آصف خدا را سجدہ کن
تا جلوہ دارد تا ابد آں ماہ تاباں در دلم!

اہلسنۃ والجماعۃ ہوشیارپور کی بیداری

اہل اسلام پر مخفی نہ ہو کہ مسلمانان ہوشیارپور نے انجمن اہلسنۃ والجماعۃ ہوشیارپور بدیں اغراض ومقاصد قائم کی ہو (۱) اشاعت اسلام کرنا (۲) علوم دینیہ کی درس تدریس مطابق فقہ حنفی کرانا (۳) کتابات قبیحہ عقائد باطلہ جدیدہ کی اصلاح کرنا جسکا پہلا سالانہ جلسہ ہزار مسلمانوں کی موجودگی میں بتاریخ ۴-۵-۶ نومبر بوقت شب مکان شیخ شہاب الدین صاحب ٹھیکیدار میونسپل کمشنر ہوشیارپور متصل کوتوالی زیر صدارت جناب مولانا مولوی اللہ دین صاحب مناظر ہوشیارپوری منعقد ہوا جسمیں علاوہ دیگر علما کرام کے جناب مولانا مولوی نواب الدین صاحب چشتی تنگوہی نے اپنی نہایت پراثر تقریر سے حاضرین جلسہ کو متاثر فرمایا خصوصاً مخالفین اہلسنۃ والجماعۃ پر نہایت گہرا اثر پڑا کئی شخصوں نے عقائد باطلہ جدیدہ سے تائب ہوکر اپنے ایمان کو درست کر لیا۔ الحمد للہ

مگر افسوس ہم نے کئی علماء اہلسنۃ والجماعۃ کو بذریعہ تار وخطوط معہ سفر خرچ شمولیت جلسہ کیلئے مدعو کیا لیکن علمائے کرام وقت معینہ پر تشریف لانے سے قاصر رہے۔ اسلئے مسلمانان ہوشیارپور نہایت ادب سے علمائے اہلسنۃ کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ جس وقت انہیں کسی شہر یا قصبہ میں بلانے کیلئے تکلیف دیجائے تو براہ مہربانی تشریف لاکر مشکور فرمایا کریں نیز جملہ اہل اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر فرد مسلم انجمن ہذا کی حسب استعداد امداد فرماکر سعادت دارین حاصل کریں وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت علیہ انیب

(خادم اسلام:۔ میراں بخش سکرٹری انجمن ہذا۔ محلہ مرزا گاما بیگ ہوشیارپور)

غیر مقلدین کی فقہ

اور

عبداللہ بنارسی کا ایمان

(نمبر۲)

غیر مقلدین کی فقہ کا پہلا مسئلہ

ہم نے بحوالہ نزل الابرار ص۵۰ ج۱ لکھا تھا کہ کتے کا بول اور گوہ پاک ہے۔" وحید الزمان لکھتا ہے:۔ وكذلك في بول الكلب وخرئه والحق انه لا دليل على النجاسة۔ یعنی جیسے کتے اور خنزیر کے لعاب اور ان دونوں کے جوٹھے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اور راجح اس کی طہارت ہے۔ ایسا ہی کتے کے بول اور پاخانہ میں (اختلاف) ہے۔ اور حق یہ ہے کہ نجاست پر کوئی دلیل نہیں۔ کیسا صاف مسئلہ ہے۔ لیکن بنارسی کا جواب سنئے لکھتا ہے:۔

"مولوی وحید الزمان نور الہدایہ میں لکھتے ہیں ایک درم برابر نجس غلیظ جیسے پیشاب خون اور شراب اور لید اور گوبر معاف ہے (پھر اس سے آگے ہدایہ سے لکھتا ہے) ایک درم یا اس سے کم مقدار کے ناپاکی جیسے خون اور شراب وغیرہ لگی ہو تو نماز جائز ہے۔"

میں کہتا ہوں ص۲۵ میں مفتری بنارسی لکھتا ہے کہ یہ سب مسائل حنفیوں کے ہیں۔ تو اب اُسے بتانا چاہئے کہ حنفی مذہب کی کس معتبر کتاب میں کتے کا بول اور پاخانہ پاک لکھا ہے۔ اگر نہ دکھا سکے اور ہرگز نہ دکھا سکیگا انشاء اللہ۔ تو خود ہی انصاف کرے کہ کون مفتری خبیث ہے۔ بیشک وہی خبیث مفتری ہے جس نے کہا کہ یہ سب مسائل حنفیوں کے ہیں۔ اور پہلا مسئلہ ہی حنفیوں کی کسی معتبر کتاب سے نہیں دکھا سکا۔ اور یہ جو فقہاء نے لکھا ہے کہ بقدر درہم نجاست لگی ہو تو نماز جائز ہے۔ یہ علیحدہ مسئلہ ہے اس میں نجاست کا پاک ہونا کہاں سے ثابت ہوا۔ [illegible] اور یہ معافی بھی بہ نسبت صحت نماز ہے نہ بہ نسبت گناہ کے۔ بلکہ جس کپڑے کو بقدر درہم نجاست لگی ہوگی اس میں نماز پڑھنا ہمارے نزدیک مکروہ تحریمہ ہے۔ اس لئے اس کا دھونا واجب ہے قاله الشيخ عبد الحی فی عمدة الرعاية ج۱ ص۱۵

اور یہ معافی بھی حدیث استنجا بالاحجار سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ پتھر ڈھیلے مزیل نجاست نہیں بلکہ مخفف اور منشف ہے۔ تو موضع غائط کا نجس ہونا نماز کے لئے معاف ہے۔ اور وہ بقدر درہم ہوتا ہے اس لئے فقہاء نے قدر درہم نماز کے لئے معاف لکھا ہے۔

نووی شرح صحیح مسلم ص۱۳۶ میں حدیث اذا استيقظ احدكم من منامه کے بعض فوائد میں لکھتا ہے منها ان موضع الاستنجاء لا يطهر بالاحجار بل يبقى نجسا معفوا عنه في حق الصلوٰة یعنی استنجا کی جگہ پتھروں سے پاک نہیں ہوتی نجس باقی رہتی ہے جو نماز کے حق میں معاف ہے۔ اسی طرح حافظ ابن حجر فتح الباری ص۱۳۳ پ۱ میں لکھتے ہیں۔

بنارسی کا افترا

لکھتا ہے ان نجاسات گوہ موت غلیظہ بلا مقدار کی پاکی کا طریقہ فتاوی عالمگیریہ میں یوں مرقوم ہے الخ۔

میں کہتا ہوں کہ عالمگیری میں نجاسات کی پاکی کا یہ طریقہ نہیں بتایا گیا جیسے کہ بنارسی نے لکھا ہے بلکہ اس میں تو ایک صورت لکھی ہے کہ اگر کسی عضو پر نجاست لگی اور اس نے (جہالت سے یا بیوقوفی سے) زبان سے چاٹ لیا۔ یہانتک کہ اسکا اثر جاتا رہا۔ تو وہ عضو پاک ہو جائیگا۔ نہ یہ کہ اوس کے پاک کرنیکا طریقہ ہی یہی ہے۔ نعوذ باللہ۔ اور نہ یہ کہ زبان سے نجاست کو چاٹ لینا جائز ہے چونکہ کسی حدیث صحیح میں نہیں آیا کہ ایسا چاٹ لینے سے بدن پاک نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ مسئلہ کسی حدیث کے خلاف بھی نہیں۔ اور جن احادیث میں نجاست کا ازالہ پانی سے آتا ہے وہ بھی اسکے خلاف نہیں۔ کیونکہ اون احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ پانی کے سوا اور کسی مائع قالع نجاست سے ازالہ نجاست جائز نہیں۔ علاوہ اس کے اس مسئلہ کا ماخذ حدیث بخاری ہے جس کو ہم نے ۲۰ جنوری سنہ ء کے پرچہ میں مفصل لکھا ہے من شاء فلينظر ثمه

بنارسی کے دلائل

لکھتا ہے کہ ہمارے نزدیک کتے کا بول اور گوہ نجس اور ناپاک ہے۔

میں کہتا ہوں غلط ہے۔ علاوہ وحید الزمان کے آپکا قاضی شوکانی درر بہیہ میں صرف انسان کا پاخانہ اور بول اور کتے کا لعاب اور لید اور خون حیض اور خنزیر کا گوشت نجس لکھکر باقی کے لئے لکھتا ہے۔ فيما عدا ذلك خلاف والاصل الطهارة یعنے ان چھ چیزوں کے سوا باقی (کتے۔ سور وغیرہ کے بول گوہ) میں اختلاف ہے۔ اور اصل طہارت ہے۔ اب اپنا دوسرا امام صدیق بھوپالی سنئے کیا لکھتا ہے۔ فالحق الحقيق بالقبول الحكم بنجاسة ما ثبت نجاسته بالشرع الدينية وهو بول الآدمي وغائطه واما ما عداهما فان ورد فيه ما يدل على نجاسته كالروثة وجب الحكم بذلك من دون الحاق وان لم يرد فالبراءة الاصلية كافية في نفي التعبد بكون الشئ نجسا من دون دليل فان الاصل في جميع الاشياء الطهارة (روضہ ندیہ ص۱۵ مصری)

اسی طرح عرف الجادی کے ص۱۰ میں لکھا ہے۔ خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ آدمی کے بول اور پاخانہ کے سوا اگر کسی چیز کا دلیل سے نجس ہونا ثابت ہوجاوے۔ تو خاص اسی چیز کو بدون الحاق کے حکم نجاست ہوگا۔ اگر کوئی دلیل نہ ہو۔ تو برأت اصلیہ اس کے نجس نہ ہونے کے لئے کافی ہے کیونکہ جمیع اشیا میں اصل طہارت ہے۔

اب بنارسی کی وہ دلیل سنئے جو اس نے کتے کے بول کے پلید ہونے پر لکھی ہے۔ لکھتا ہے حدیث استنزهوا من البول کو ابن حجر نقل کرکے لکھتا ہے۔ والتمسك بعموم حديث ابي هريرة ... اولی الخ۔

میں کہتا ہوں وہی ابن حجر لکھتا ہے قال القرطبي قوله من البول اسم مفرد لا يقتضي العموم الخ یعنی قرطبی کہتے ہیں کہ من البول میں بول اسم مفرد ہے جو عموم کو نہیں چاہتا۔ پھر اگر اس کا عموم بھی مان لیا جاوے تو اون دلائل کے ساتھ جو بول ماکول اللحم کی طہارت کو مقتضی ہیں۔ یہ عموم مخصوص ہوگا۔ (فتح الباری ص۲۶۰ پ۱) اور ہم ابھی ثابت کر دیتے ہیں کہ کتا بعض کے نزدیک ماکول اللحم بھی ہے۔

دوسری دلیل یہ لکھتا ہے کہ فتح الباری میں خاص کتے کے بول کے بارہ میں مرقوم ہے۔ للاتفاق على نجاسة بولها یعنے کتے کے پیشاب کی نجاست پر سب کا اتفاق ہے

ا ہوں اگر سب کا اتفاق ہے تو تم نے کس منہ
کہ یہ سب مسائل حنفیوں کے ہیں؟۔ علاوہ اس
ی کے ایمان نے وہ جواب کیوں چھپایا جو خود ابن
ن منیر کے اس اتفاق کے جواب میں لکھا بشما
براءیانکو الخ شیخ ابن حجر اس اتفاق کو
کے لکھتا ہے وتعقب بان من یقول ان
وکل وان بول مایوکل لحمہ طاہر یقدح
لاتفاق لاسیما وقد قال جمع بان
الحیوانات کلھا طاھرۃ الا الآدمی (صفحہ ۱۳۰ پ)
اتفاق کا قادح ہے وہ قول جو کہتا ہے کہ ماکول اللحم
ں اور بول ماکول اللحم کے پاک ہونے میں ہے
ایک جماعت نے کہا ہے (غالباً وہ جماعت غیر
کی ہوگی) کہ سب حیوانات کے بول (کتا سور بندر
و) پاک ہیں بجز آدمی کے؛
آگے صفحہ ۲۶۴ پ میں لکھتے ہیں لکن ظاھر ایرادہ
ث العرنیین یشعر باختیارہ الطھارۃ
علی ذلک قولہ فی حدیث صاحب القبر و
کر سوی البول الناس والی ذلک ذھب
و ابن علیہ وداؤد وغیرھم وھو
ی من نقل الاجماع علی نجاسۃ بول غیر
ں مطلقا۔ یعنی بخاری کا حدیث عرنیین کا لانا ظاہر
ہ کہ اس کے نزدیک (ابوال ابل وغیرہ) پاک
اور اسی پر دلالت کرتا ہے اس کا قول ولم یذکر
ابول الناس قبر والے کی حدیث میں اور
ن علیہ داؤد وغیرہم اسی (طہارت کی) طرف گئے
اور جس نے بول غیر ماکول اللحم کی نجاست پر اتفاق
یا ہے اس میں اسکی تردید ہے یعنی اتفاق نہیں۔
حسن لکھتا ہے۔ اما ما عدا خائط الآدمی و
ن الابوال والازبال فلم یحصل الاتفاق
ی فی شانھا (صفحہ ۵ روضۃ الندیہ) یعنی سوائے
ور پاخانہ آدمی کے اور کسی بول یا پاخانہ کی نجاست
ت یا طہارت پر اتفاق نہیں ہے۔
کتے کے گوہ متعلق لکھتا ہے کہ صحیح بخاری میں آنحضرت
للہ علیہ وسلم نے روث کو رکس فرمایا اور آدمی کے
ب گوہ کو روث کہتے ہیں۔ پس کتے کا گوہ بھی اس
کیا۔
یں کہتا ہوں کیسی عمدہ دلیل ہے کیوں نہ ہو۔ آخر

مجتہد ہیں۔ جس لید کو حضور علیہ السلام نے رکس فرمایا
وہ تو گدھے کی لید تھی۔ آپکو فتح الباری میں یہ عبارت
کیوں نظر نہ آئی۔ یا دیدہ دانستہ آپ اس کو کھا گئے
زاد ابن خزیمۃ فی روایۃ لہ فی ھذا الحدیث انھا
کانت روثۃ حمار۔ ونقل التیمی ان الروث
مختص بما یکون من الخیل والبغال والحمیر
(فتح الباری صفحہ ۱۲۹ پ ۱) یعنی ابن خزیمہ کی روایت میں
زیادہ ہے کہ وہ لید گدھے کی تھی۔ اور تیمی نے نقل کیا ہے
کہ روث گھوڑے خچر گدھے کی لید کیساتھ مختص ہے۔ غایۃ
مافی الباب اس حدیث سے گھوڑے خچر گدھے کی لید نجس
ہوگی نہ کتے کا گوہ۔ حضور علیہ السلام تو گدھے کی لید کو نجس
فرمادیں۔ اور بنارسی مجتہد اس سے کتے کے گوہ کی نجاست
پر استدلال کریں۔ فیا للعجب۔
کیا اپنے صدیق کا یہ قول روضہ ندیہ صفحہ ۹ میں نہیں
دیکھا وہ لکھتا ہے حدیث الروثۃ لایستلزم التعمیم
کہ روثہ کی حدیث عموم کو مستلزم نہیں فافھم ولا تکن
من المجادلین۔
اس تحقیق سے کما حقہ ثابت ہوگیا کہ کتے کا گوہ
اور موت کا پاک ہونا حنفی مذہب کی کسی کتاب میں نہیں
بنارسی کا سراسر افترا ہے۔ بلکہ انہی کی کتابوں میں
انہی کے بڑوں سے ان دونوں کا پاک ہونا منقول ہے۔
واللہ اعلم۔ (باقی آئندہ)
(ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ کوٹلی لوہاراں ضلع
سیالکوٹ)

ایک اسلام اور ہزاروں مسیلمہ کذاب

برادران احناف! اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲ اگست
۳۲ء کے صفحہ ۹ پر ایک مضمون معنونہ (برادران احناف
کی خفگی بیجا) نظر سے گذرا جسکا اقتباس بغرض ملاحظہ
وانصاف اہل دنیا حسب ذیل ہے۔
عرصہ دراز تک چند احباب برادران حنفی صاحبان
بیجر سے متفق رہے مگر جناب مولوی محمد صاحب دہلوی
ڈیرہ غازیخان میں تشریف لاکر مسائل اتفاق بحث قرأت
خلف الامام چھیڑ گئے تو وہ احباب بگڑے اور ایسے بگڑے
کہ حق بھی ان کے سامنے دھندلا ہوگیا حتی کہ عدم جواز
اقتدا اہلحدیث کا فتوے دینے لگے اور ناشائستہ الفاظ
بھی صادر ہوئے۔ وجوب تقلید کا نعرہ ہونے لگا ہمارے
احباب کو ہماری ملاقات سے روک ٹوک کی کوشش ہوئی
کمترین نے برائے رفع تنازع و بغرض اصلاح چند
دفعہ عرض کیا مگر تاب مقابلہ نہ لاسکے۔ آج برادران احناف
کو عموماً اور شیخ صاحب شیخ مولوی غلام محمد صاحب
وڈوری و جناب مولوی محمد حسین صاحب ساکن تدنی کو
خصوصاً مخاطب کرتا ہوں کہ اپنے منصف مزاج مولانا
مولوی محمد عبدالحی مرحوم کا اعتقاد و فتوی بنظر غور سے
دیکھکر انصاف کی داد دیویں کہ آپکی خفگی فرقہ اہلحدیث
پر کہاں تک صحیح ہے بغور سنئے مجموعہ فتاوی مولانا
عبدالحی صاحب مرحوم جلد اول صفحہ ۲۹۰ بابت تقلید فرماتے
ہیں در زمانہ سلف میں تقلید کسی امام اور مجتہد خاص
کی معمول نہ تھی۔ جو شخص عامی ہوتا تھا۔ اس کو اختیار تھا
کہ زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین
میں سے جس عالم سے چاہے دریافت کرے۔ مسائل
شرعیہ کے موافق اسپر عمل کرتا کوئی اسپر انکار نہ کرتا۔
الی آخرہ۔
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد عبدالحی ممدوح
الصدر کا اعتقاد اور فتوٰے یہ ہے۔ کہ تقلید نہیں کرنا
چاہیئے۔ بلکہ تقلید ناقابل عمل چیز ہے۔
قبل اس کے کہ میں آپ حضرات کی خدمت مجمع خیر و
برکت میں کچھہ عرض و معروض کروں پہلے حضرت مولانا
مولوی مفتی محدث لکھنوی علیہ الرحمۃ کے مجموعہ فتاوے
جلد اول کی عبارت جس سے اس برادر [illegible] نے تھوڑی
سی عبارت لبطور سرقہ کے اپنے مفید مطلب اڑا کر اپنا
خبث باطنی اور رفض ظاہر کیا ہے لکھے دیتا ہوں۔
اے خدائے سبوح و قدوس کے پاک اور ایماندار
مسلمان منصف بندو۔ ذرا غور کی آنکھوں اور عقل اور
دل کے کانوں سے دیکھو اور سنکر انصاف کی داد دینا
کہ مسلم [illegible] اور اس وہابی نجدی نامہ نگار میں بھلا
کچھ بھی فرق ہے۔ یا دونوں درجہ مساوات میں ہیں۔
بہرکیف حضرت محدث لکھنوی رحمہ اللہ علیہ کے فتاوی کی
عبارت یہ ہے۔ بغور سنیں!
اور بوجہ وقوع کثرت اختلاف اور وقائع کے نوبت
تدوین کتب وترتیب ابواب فقہیہ اور تفریع مسائل
علے الادلہ کے پہونچی اور مجتہد نے بقدر وسع اپنے [illegible]

قواعد واسطے تطبیق بین الاحادیث المختلفہ والآثار المتعارض کے قائم کئے اور جبکو جسقدر حدیثیں پہونچیں اوس پر عمل کیا۔ اور اسی سے استنباط امور غیر منصوصہ کا کیا گئے۔

بوجہ اسی اختلاف کے زمانہ سلف میں تقلید کسی امام اور مجتہد خاص کی معمول نہ تہی۔ جو شخص عامی ہوتا تہا۔ اس کو اختیار رہتا کہ زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین میں سے جس عالم سے چاہتے دریافت مسائل شرعیہ کر کے موافق فتوے اوس کے عمل کرتے۔ کوئی اوسپر انکار نہیں کرتا تہا اور اس کی وجہ یہی تھی کہ یہ اختلاف ائمہ مجتہدین مبنی تھا اوپر اختلاف صحابہ کے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم۔ یعنی صحابہ ہمارے مثل ستاروں کے منور بنور ایمان و اسلام و احکام شرعیہ ہیں۔ پس جو شخص اُن صحابہ سے کسی ایک کی اقتداء کریگا ہدایت پاویگا۔ بنا برآں علیہ اتباع کسی صحابہ کی خالی از اہتدا تو ہو نہیں سکتی ہے۔ لہذا زمانہ سلف میں تخصیص تقلید کسی امام خاص کی نہ تہی۔ اور نہ خود اختلاف ائمہ کا باہم باعث الزام کا ہو سکتا تہا۔ اسواسطے کہ ہر ایک مقتدی آثار صحابہ کا تہا فرا خور تفحص و تلاش لیے۔

الا بعد انقراض زمانہ مجتہدین اور ائمہ اہل مذاہب مجتہدین کے اتفاق علماء و صلحا کا اوپر انحصار مذہب اہل سنت کے درمیان ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ و مالک و شافعی و احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے ہُوا۔ اور فی زماننا یہی چار مذاہب شائع ہیں۔ اور جو مسائل درمیان ان ائمہ اربعہ کے مختلف فیہا ہیں کوئی بلا دلیل نہیں ہیں بلکہ اون ہر ایک کے دلائل موجود ہیں۔ اور ہر ایک ان ائمہ اربعہ کا منبع آثار صحابہ و احادیث نبویہ ہے لہذا ہر چار مجتہدی اور مقتدی کسی پر طعن اور تشنیع روا نہیں۔ چونکہ حضرت امام اعظم کے نزدیک ترجیح رفع یدین اور آمین بالجہر کا ثبوت ہُوا بلکہ بوساطت بعض صحابہ عدم رفع اور اسرار آمین کا ثبوت پہونچا۔ امام ہمام نے ترک رفع یدین و آمین بالجہر کا حکم دیا۔" انتہی بقدر الضرورت۔

دوستو! آپ نے حضرت مولانا مولوی محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اعتقاد اور فتاویٰ دیکھا۔ خدا کی پناہ اس غیر مقلد وہابی نجدی کو ذرا بھی وعید شدید و لعنۃ اللہ علی الکاذبین) کا خیال تک نہ آیا اور یہ غیر مقلد وہابی قرآن و حدیث کا چوبا ناحق ہماری کتابوں کی عبارتوں کو بغرض اغوائے خلق اللہ کیسی بے رحمی کے ساتھ کتر کر سیدھے سادے بندگان خدا کو راہ راست سے بھٹکا اور بہکا کر گمراہ کر رہا ہے۔ یہ غیر مقلد وہابی نجدی نامہ نگار حدیث کا راسو تو بغرض ابلہ فریبی لکھتا ہے۔ کہ مولانا عبدالحی کا اعتقاد ہے کہ تقلید نہیں کرنا چاہیئے اے دنیا کے ایماندار مسلمانو! خدا کے لئے ذرا انصاف کرو۔ اسی جلد اول مجموعۃ الفتاویٰ کے صـ۳۰۵ میں عبارات ذیل مرقوم ہیں۔ ملاحظہ فرما کر اس نامہ نگار کی عیاری پر غور کریں۔ وہ عبارات یہ ہیں (سوالات جرح مرقومہ جناب مولانا الحافظ الحاج ابوالحسنات محمد عبدالحی صاحب قبلہ نور اللہ تربتہ)

(سوال نمبر ۱) آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد ہیں و تقیہ کرنا جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟ (جواب نمبر ۱) ہم مقلد ہیں اور تقیہ کرنا جائز نہیں سمجھتے ہیں۔

(سوال نمبر ۲) اگر کوئی شخص بظاہر اپنے کو مسلمان کہتا ہو اور اس کے فعل و حرکت سب خلاف طریقہ مسلمانوں کے و تفرقہ انداز جماعت امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم معلوم ہوتے ہوں اور عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے والا پایا جاتا ہو۔ اس کے فتنہ و فریب سے بچنے کے لئے اس کو اپنی جماعت سے باہر کر دینا چاہیئے یا نہیں؟ (جواب ۲) جس شخص کا فعل تمام مسلمانوں کے خلاف ہو۔ اس کو جماعت سے باہر کرنا درست ہے"

اور بھی مولانا ممدوح الصدر رحمۃ اللہ علیہ کا اعتقاد تقلید کے متعلق ملاحظہ ہو۔ اپنے مجموعۃ الفتاویٰ جلد دوم کے صـ میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"و حالا مردم را دریں چند زماں بغیر از تقلید مجتہدے چارہ نیست و اجماع منعقد شدہ است بر آنکہ عمل بر مذہب مخالف مذاہب اربعہ کردہ نشود" انتہی

یعنے اب ہم لوگوں کو اس زمانہ میں بجز تقلید کسی مجتہد کے چارہ نہیں ہے۔ اور اس بات پر اجماع منعقد ہو گیا ہے کہ جو مذہب چاروں مذہب کے مخالف ہو۔ اوس پر عمل نہ کیا جاویگا"

میرے عزیزو! دوستو! اور بزرگو! حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیسے صاف اور کھلے الفاظ میں تقلید کو واجب اور ضروری فرمارہے ہیں۔ کہ ہم لوگوں کو سوا تقلید کے کوئی دوسرا راستہ ہی نہیں ہے اور جو مذہب چاروں مذہب کے خلاف ہوگا۔ اس پر ہرگز عمل نہ کیا جائیگا۔ دوستو! بھلا غور تو کرو کہ یہ غیر مقلد وہابی نجدی کانفرنس اہلحدیث کا واعظ کہاں تک اپنے قول و فعل کا سچا ہے۔ ایسے ہی واعظ خطاب بھولے دنیا کے سیدھے سادے غریب مسلمانوں کو بہکاتے پھرتے ہیں۔ پناہ بخدا ضرور بالضرور غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو بقول حضرت محدث لکھنوی علیہ الرحمۃ مسلمانوں کا فرض اولین ہے کہ اپنی جماعتوں سے نکال باہر کریں۔ اسلئے کہ غیر مقلدین کا طور و طریقہ و رویہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان کے جنازے کی نماز قطعاً حرام ہے۔ اس غیر مقلد وہابی کا منشا یہ ہے کہ معدودے چند اشرار الناس غیر مقلدین وہابی پیران نجدی نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔ گویا بمنزلہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باقی تمام دنیا کے مسلمان جاہل اور عامی ہیں۔ یہ لوگ ہم لوگوں سے مسئلہ پوچھ پوچھ کر عمل کرتے رہیں۔ سبحان اللہ! یہ منہ اور مسور کی دال ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کجا عیسےٰ کجا دجال ناپاک

دوستو! ذرا اس وہابی نامہ نگار کی حدیث دانی ملاحظہ ہو۔ ابتدا میں لکھتا ہے:۔

"عرصہ دراز تک چند احباب برادران حنفی صاحبان میرے سے متفق رہے"

سبحان اللہ کیا کہنا ہے "میرے سے" یہ واعظ کانفرنس اہلحدیث کی انشا پردازی ہے۔ اچھا یاد رہے میں بھی تیرے سے کچھ کہونگا۔ اب صرف یہ عرض کر دینا باقی رہگیا ہے۔ کہ اس غیر مقلد وہابی نجدی واعظ نامہ نگار نے آمین رفع یدین وغیرہ کی نسبت جو کچھ بھی حضرت محدث لکھنوی علیہ الرحمۃ کے فتاوے سے نقل کیا ہے اسی طرح سے سب میں چوری اور کتر بیونت سے اپنی عادت قدیمہ کے مطابق کام لیا ہے۔ بخوف طوالت میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ غیر مقلد وہابی نامہ نگار کی چوری کا نمونہ میں نے پہلے ہی اچھی طرح سے دکھلا دیا ہے۔ اسی پر سب کو قیاس کر لینا چاہیئے۔ مجموعۃ الفتاویٰ کی سب جلدیں موجود ہیں جسکا جی چاہے مقابلہ کر دیکھے۔

ستو! بس اس بات کو اچھی طرح سے یاد کر لینا اور
ین کر لینا چاہیئے کہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے
اور رسالوں اور کتابوں اور اخباروں میں سوا
زی۔ فریب بازی۔ دہوکہ بازی۔ مکر بازی۔
زی۔ بٹے بازی جھوٹی بازی حیلہ سازی جعلسازی
اور بہکانے اور گمراہ کرنے وغیرہ وغیرہ خصائل
ذلیلہ و ذمیمہ کے کچھ بھی نہیں رہتا۔ بس یہی
روزی ہے اور روزگار۔ فاعتبروا یا اولی الابصار
یا ارے غیر مقلد وہابی نجدی نامہ نگار واعظ ایں
ے دریافت کرتا ہوں۔ کہ عامل بالحدیث کا مدعی
ے کو کیا ہوگیا ہے کہ دیدہ دانستہ اس بے رحمی
ۃ خدائے واحد کی بیاری مخلوق کو گمراہ کر رہا
ور صریح دہوکہ دے رہا ہے۔ کیا تیرے کو شیخ نجدی
ہے۔ یا کوئی آسیب بھی سوار ہے۔ اللہ تعالیٰ
و جلد ہدایت دے۔ اور میں تیرے کو خلاصہ
دیتا ہوں کہ تو ایسے اغوائے خلق اللہ سے باز
ے کو خیال کرنا چاہیئے کہ یہ اچھا کام نہیں ہے۔
کو غور کرنا چاہیئے کہ اس کا نتیجہ بجز ذلت اور
ی کے اور کیا ہوگا۔ اگر تیرے کو اللہ اور رسول کا
ہے تو تیرے کو دنیا کے لوگوں سے ضرور شرما
و۔ میں تیرے کو کہاں تک سمجھاؤں۔ اور تیرا یہ
ہ دیگر تاب مقابلہ نہ لا سکے) یہ بالکل غلط اور
ہے۔ تیرا یہ وہم اور مجنونانہ خیال ہے۔ تیرے کو یاد
چاہیئے کہ شیر شغال پر حملہ آور نہیں ہوا کرتے
نے پھر کچھ لکھا تو انشاء اللہ العزیز بشرط حیات
تیرے کو اچھی طرح سمجھا دونگا۔ والسلام علی من
الہدیٰ و ترک التعصب والکفر والہویٰ۔

شکریہ

ں اپنے ان ہر دو حنفی محترم بزرگوں کا شکریہ
ں برادران احناف باشندگان قصبہ مئو کی طرف
نہایت سچے دل سے ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا
ن حضرات نے عدم جواز اقتدا غیر مقلدین وہابی
ے صادر فرماتے ہوئے مسئلہ وجوب تقلید حقہ
ۂ تکمیل تک پہونچایا۔ ہمارے حضرت مولانا محدث
ی علیہ الرحمۃ کا بھی فتویٰ ہے کہ ایسے گندے عقاید
ے بدمذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا بالکل ناروا

ہے۔ اور ان جعلی اور جھوٹے عاملان بالحدیث کو فسادی
قرار دیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب الآثار المرفوعہ فی اخبار
الموضوعہ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ ولعمری
افساد ہؤلاء الملاحدۃ وافساد اخوانہم
الاصاغر المشہورین بغیر المقلدین سموا انفسہم
باہل الحدیث وشتان ما بینہم وبین اہل الحدیث
قد شاع فی جمیع بلاد الہند وبعض بلاد غیر
الہند فخربت بہ البلاد ووقع النزاع والعناد
یعنی قسم ہے میرے بقا کی یہ ملحد نیچریہ اور ان کے چھوٹے
بھائی غیر مقلدین جنہوں نے اپنا لقب اہلحدیث رکھا ہے
حالانکہ ان میں اور اہل حدیث میں بہت بڑا فرق ہے
ان دونوں فرقوں کا فتنہ و فساد جمیع بلاد ہند اور
بعض غیر ہند میں اسقدر شائع ہوا کہ ملک اس کے
سبب سے برباد ہو گیا۔ اور آپس میں لڑائی جھگڑے
اور بغض وعناد واقع ہو گئے" انتہی۔

اور حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپوری علیہ الرحمۃ
قول الامین کے صفحہ ۱۰ میں غیر مقلدین کی بابت یوں
ارشاد فرماتے ہیں۔

"اب ایک بات اور بھی یاد رہے کہ جتنا فساد دین
میں برپا ہوا ہے سو انہیں دجالوں سے ہوا ہے
جنہوں نے چار مذہب کے سوا پانچواں مذہب
اختیار کیا ہے"۔ انتہی۔

دوستو! دیکھو یہی مولانا عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ وغیرہ
کیا فرما رہے ہیں۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر ایک
حضرت محدث لکھنوی بقید حیات ہوتے تو ان غیر
مقلدین کو بجائے چھوٹے بھائی کے ملحدین نیچریوں
کا بڑا بھائی ضرور فرمانے پر مجبور ہوتے۔

میں کہاں سے کہاں آ گیا۔ الغرض میں ان ہر دو
حضرات کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے عوام
برادران احناف کو غیر مقلد واعظ کی صحبت بد سے
روکا۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء عنی وعن سائر المسلمین۔
ایسے غیر مقلدین جو آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ
علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی تاویلات رکیکہ اور
تحریفہ کرتے ہوں۔ ایسوں کے منہ سے قرآن و
حدیث کا سننا بھی حرام ہے۔ میری استدعا ہے
ان ہر دو محترم بزرگوں کی اقتدا کرتے ہوئے یعنی
تقلید کرتے ہوئے مقامی برادران حضرات احناف

ہر شہر اور قصبہ کو اسی طرح مستعدی اور اولو العزمی
کے ساتھ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی نجاست اور
زہریلے اثرات سے پاک کرنے کی سعی بلیغ فرماتے
رہینگے۔

(ابو المعالی محمد احمد علی حنفی مئوی اعظم گڈھی)

حقیقت مسیح از روئے بائبل

(نمبر ۲)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

موسم گرما کے دن ہیں۔ ۱۰ جولائی ۳۶ء جمعرات کا
روز ہے۔ دفتر ہزارہ باری دوآب امرتسر چار بجے بند
ہو چکا ہے۔ ملازم پیشہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو
چھتری تانے ہوئے جا رہے ہیں مگر ایک مسلمان
[illegible] سٹیشن کے نزدیک والی سڑک پر سے گذرتا
ہوا الیگزینڈرا گراؤنڈ (Alexandra
Ground) کے پاس پہونچ جاتا ہے اور ایک
مسیحی پادری کے بنگلے پر جا کر پادری صاحب سے
ملاقات کرتا ہے۔ مزاج پرسی کے بعد جو مذہبی گفتگو
اس مسلمان اور پادری کے درمیان ہوتی ہے۔
اس کو ناظرین اخبار الفقیہ کی دلچسپی کے لئے ذیل
میں درج کیا جاتا ہے۔ پادری صاحب تو کچھ
سے ہیں۔ سفید ریش ہیں۔ پہلے سکھ تھے۔ اب
مسیحی ہو کر پادری بن گئے ہیں۔

مسلمان۔ پادری صاحب! میں ابھی دفتر ہزارہ باری
دوآب سے آ رہا ہوں۔ کتاب مقدس کے بعض
مقامات کی نسبت آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

پادری صاحب۔ ہم لوگ تو خادم دین مسیحی
ہیں۔ ہمارا یہی کام ہے کہ متلاشیان حق کی باتوں
کو سنیں اور ان کے سوالوں کا جواب دیں۔ جو
کہنا ہے کہو!

مسلمان۔ آپ حضرت مسیح کے بارے میں کیا عقیدہ
رکھتے ہیں۔

پادری صاحب۔ جیسے ہم لوگ خداوند یسوع مسیح
کو خدائے کامل جانتے ہیں۔ ویسے ہی اس کو انسان کامل

بھی جانتے ہیں۔ انسانیت کے اعتبار سے وہ ابن آدم کہلاتا ہے اور الوہیت کی جہت سے ابن اللہ ہے۔ خداوند یسوع المسیح حقیقی خدا اور حقیقی انسان ہے فی الواقع یہ کل کتاب مقدس کی کنجی ہے۔ اور اگر اس تعلیم کا انکار کیا جائے تو سب کچھ درہم برہم ہو جائیگا

مسلمان۔ پادری صاحب! کتاب پیدائش کے باب ۳۔ کی آیت ۱۴ میں لکھا ہے کہ:۔

"خداوند خدا نے سانپ سے کہا اس واسطے کہ تو نے یہ کیا ہے تو سب مویشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون ہوا ہے۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا اور عمر بھر خاک کھائیگا"۔

اس جگہ سانپ کو 'ملعون' کہا گیا ہے۔ میری گذارش یہ ہے کہ 'ملعون' کا لفظ برے پیرائے میں استعمال ہوتا ہے یا اچھے میں؟ اور جو ملعون ہو وہ خدا کا پیارا ہوتا ہے یا خدا کی درگاہ سے دور پھینکا ہوا۔

پادری صاحب۔ اس جگہ جو سانپ کو ملعون کہا گیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ کے قرب سے دور ہے خدا کا پیارا نہیں ہے۔ بلکہ راندۂ درگاہ الٰہی ہے۔

مسلمان۔ پادری صاحب! جو کچھ آپ نے فرمایا سچ فرمایا ہے۔ لغت کی کتاب قاموس کی جلد ۴ صفحہ ۲۶۹۔ منتہی الارب کی جلد ۴ صفحہ ۱۲۴۔ اور صراح صفحہ ۵۲۷ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "ملعون" وہ ہوتا ہے جو نیکی اور رحمت سے دور اور راندہ ہو۔

پادری صاحب۔ آپ نے اور کچھ پوچھنا ہے؟ جلدی پوچھئے!

مسلمان۔ (پادری صاحب کے قریب ہو کر اور کتاب مقدس کی ورق گردانی کرتے ہوئے) (۱) انجیل متی کے باب ۲۶ کی آیت ۷۴ میں ہے کہ:۔

"تب پطرس نے لعنت بھیجکر اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص (یسوع) کو نہیں جانتا"۔

(۲) پولس رسول کا خط گلیتون کو باب اول کی آیت ۸ میں ہے:۔

"لیکن اگر ہم یا آسمان سے کوئی فرشتہ سوا اس انجیل کے جو ہم نے تمہیں سنائی دوسری انجیل سنادے سو ملعون" ہووے"۔

(۳) استثناء باب ۲۱ کی آیت ۲۳ میں ہے:۔

"وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے"۔

اسی طرح استثناء کے باب ۲۷ کی آیت ۱۳ تا ۲۶ میں بارہ دفعہ "لعنت" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ان مقامات میں "لعنت" "لعنتی" (گلیتون باب ۳۔ آیت ۱۰۔ دیکھو) اور ملعون سے کیا مراد ہے؟

پادری صاحب۔ ان سب مقامات میں اور کتاب مقدس (بائبل شریف) میں جہاں کہیں "لعنت" یا "لعنتی" یا "ملعون" الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان کے معنے یہی ہیں کہ خدا کی رحمت سے دور۔ خدا کی درگاہ سے دور پھینکا ہوا نیکی اور رحمت سے دور کیا ہوا۔ آپ اپنا مطلب بیان کیجئے۔ کہ اتنے مقامات پیش کرنے اور لفظ لعنت اور ملعون کی تشریح پوچھنے سے آپکا مطلب کیا ہے؟

مسلمان (دل میں) آمدم برسر مطلب۔ (پادری صاحب سے مخاطب ہو کر) گلیتوں کے باب ۳ کی آیت ۱۳ میں پولس رسول کہتا ہے۔

"مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا۔ کیونکہ لکھا ہے جو کوئی کاٹھ پہ لٹکایا گیا سو لعنتی ہے"۔

پولس کے الفاظ مسیح ہمارے بدلے میں لعنت ہوا۔ کیونکہ لکھا ہے جو کوئی کاٹھ پہ لٹکایا گیا۔ سو لعنتی ہے) کہکر استثناء کے باب ۲۱ کی آیت ۲۳ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اب میری گذارش صرف اتنی ہی ہے کہ پولس کے ان الفاظ مندرجہ گلیتوں باب ۳۔ آیت ۱۳ کی رو سے یسوع مسیح خداوند تعالےٰ کے مقرب اور پیارے بندے ٹھہرتے ہیں یا نیکی و رحمت سے دور۔ اور راندۂ درگاہ الٰہی۔ آپ تو یسوع مسیح کو خدائے مجسم انسان کامل اور ابن اللہ مانتے ہیں مگر اس جگہ جو کچھ پولس نے لکھا ہے۔ اس سے یسوع مسیح کا جو رتبہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر غور کرکے مجھے جواب دیجئے

پادری صاحب (اس تقریر سے گھبرا کر اور لاجواب ہو کر) بابو صاحب آپکا نام کیا ہے؟ دیکھو آپ مجھے کئی دفعہ آگے بھی مل چکے ہیں لیکن مجھے آپکا نام یاد نہیں رہا۔

مسلمان۔ جناب پادری صاحب! میرا نام حبیب [illegible] ہے۔ اور میں دفتر نہر اپر باری دوآب میں کلرک [illegible]

پادری صاحب۔ اندر سے مجھے بلا رہے ہیں ذرا ٹھیرو کہ میں گھر کے اندر سے ہو آؤں۔ آپ بیٹھ [illegible] بنچ پر بیٹھے رہئے

پادری صاحب گھر کے اندر تشریف لیگئے اور [illegible] واپس نہ آئے اور نہ ہی اس سوال کا جواب دیا۔ [illegible] میں دو تو مسیحی جوان سامنے سے آگئے۔ ان کو گلتیوں باب ۳۔ آیت ۱۳ پڑھکر سنایا گیا اور انہیں بتلایا گیا کہ قرآن مجید حضرت مسیح کو "وجیھا فی الدنیا والآخرۃ" یعنے دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور [illegible] کے مقربوں میں سے اور صالح بندوں میں بتلاتا [illegible] اس کے بعد پادری صاحب کا بنگلہ چھوڑ کر گھر کا راستہ لیا۔

(حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر)

مولوی ثناء اللہ کی اوچھی حرکات

مسلمانوں کی تجارت کو نقصان پہونچانیکا ناپاک ارادہ

کیا مولویصاحب کا حشر سکھوں کیساتھ ہوگا؟

کل بروز اتوار بتاریخ ۲۳۔ نومبر بوقت ٹھیک سوا گیارہ بجے [illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو بازار میں میاں فیروز الدین صاحب کی دکان کے قریب سکھ بسکٹ فروش سے بسکٹ خریدتے دیکھا میں نے سامنے کی دکان کے درزی حضرات کو معتقد کا گواہ رکھ لیا پچھلے دنوں مولوی صاحب مسلم سوڈا واٹر فیکٹری پر سندر سنگھ کو ترجیح دیکر [illegible] ہو چکے ہیں بلکہ مسجد خیر الدین مرحوم میں اعتراف گناہ و استغفار کے رو رو کے انفعال کے آنسو بہا چکے ہیں تعجب ہے کہ اب پھر دوبارہ [illegible] عذر مولویصاحب نہ توبہ سردار اہلحدیث سے سرزد ہو رہا ہے۔

امرتسر کے بسکٹ بنانیوالے مسلمان ضلع بھر میں تو اپنی نظیر نہیں رکھتے پھر تعجب ہے کہ مولوی صاحب انکو چھوڑ کر سکھوں کے طلبگار کیوں ہوتے ہیں۔ مجھے ڈر ہو کہ اگر مولویصاحب کے دل میں سکھوں کی محبت عشق کا درجہ [illegible] کر چکی ہو تو کہیں انکا حشر بھی ان کے ساتھ نہ ہو۔

میں سید جماعت علیشاہ صاحب کا مرید نہیں ہوں بلکہ فرد تمام [illegible] حنفیہ کو حجت ہی قرار نہیں دیتا اسلئے اس الزام کی فرد قرار داد جرم کی صفائی میں مولوی صاحب ایسی ویسی باتیں پیش نہ کریں میں تمام مسلمانوں سے بالخصوص جماعت اہلحدیث سے بالعموم اپیل کرونگا کہ وہ ایسی ہستیوں کو رسول اللہ صلعم کے منبر پر ہرگز کھڑے [illegible]

اسلام کے بدترین دشمن کون ہیں؟

شیعہ!

یہود۔ نصاریٰ، ہنود، آریہ۔ وہابی۔ قادیانی وغیرہ دشمن اسلام کے جسقدر دشمن ہیں۔ ان میں بدترین دشمن اسلام شیعہ ہیں۔ یہ صداقت کے دشمن۔ یہ کذب کے معتقد، یہ بہتان کے عامل۔ یہ افترا پردازی کے ماہر۔ یہ باطل پرست۔ علیؓ کے شیعہ بننے والے مگر سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے مخالف۔ یہ رسولؐ کی امت کہلانیوالے مگر ان کے بدخواہ۔ یہ قرآن کے ماننے والے کہلانیوالے مگر قرآن کے منکر۔ یہ مسلمان کہلانیوالے مگر اسلام کی بنا کے ڈھانے کے درپے۔ مسلمان بنتے ہیں۔ مگر اسلام ہی کے گلے پر کند چھری پھیرتے ہیں۔ یہ ہرگز مسلمان نہیں۔ یہ اسلام کے لئے موجب عار ہیں۔ اسلام ان سے بیزار۔ یہ اسلام سے بیزار ہیں۔ یہ کبھی سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیعہ نہیں۔ یہ آنجناب کی ذات قدسی صفات کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں۔ کہ آنجناب کی توہین ہو۔ یہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بنتے ہیں۔ کہ حضور اقدس کو بدنام کریں۔ یہ قرآن پاک کو اس لئے اپنی دینی کتاب کہتے ہیں کہ قرآن پاک کا اعتبار اٹھ جائے۔ یہ اس لئے مسلمان بنتے ہیں کہ اسلام کی رسوائی ہو۔ یہ اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔

کیا جھوٹ کو اسلام نے جائز کیا ہے؟ مگر ان کے ہاں تقیہ کے نام سے جھوٹ جزو اسلام ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کیا سب اہل اسلام کو اسلام نے روا رکھا ہے؟ مگر اکابر اسلام کو گالیاں دینا ان کے ہاں بہترین عبادت ہے۔ ان اللہ لایحب الفاسقین۔ کیا پیغمبر اسلام روحی فداہ [illegible] افترا پردازی و بہتان بندی کی تعلیم دی ہے؟ حاشا وکلا۔ مگر شیعوں کا اس پر دین و ایمان ہے۔ ایک رام نگری شیعہ نے اثنائے گفتگو میں بارہا کہا کہ مذہب کے لئے یہ سب جائز ہے۔ لعنت ہے ایسے مردود مذہب پر اور لعنت ہے افترا پردازوں اور بہتان بندوں پر۔ کیا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ (خاکم بدہن) بددیانتی، بے ایمانی، چالبازی کے قریب جاتے تھے؟ معاذ اللہ معاذ اللہ۔ مگر ان کے جھوٹے اور بے ایمان شیعوں کا یہ شعار ہے۔

یہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ بے بنیاد نہیں کہا ہے۔ ان کی بے ایمانی، ان کی افترا پردازی، ان کی بہتان بندی۔ ان کی باطل پرستی۔ سے ان کا تمام اعمالنامہ سیاہ ہے۔ اور اس پر ان کا ہر نمونے تو شاہد ہیں۔ میرے سامنے رسالہ اصلاح کھجوہ جلد ۲۸ نمبر ۱ و ۲ ہے۔ جس کے ایڈیٹر کو شاید شیعہ اپنا نبی اور اصلاح کو اپنا قرآن سمجھتے ہیں کیونکہ اس میں جو بات ہوتی ہے اس پر ایمان لانا ضروری اور اس پر آمنا وصدقنا نہ کہنے کو کفر سمجھتے ہیں۔ قرآن کا انکار ہو جائے رسول کا انکار ہو جائے۔ لیکن اصلاح کیطرف ادنی سوا اپنے لغزش ظہور میں نہ آئے۔ یہ بھی مجھے ایک رام نگری شیعہ سے معلوم ہوا ہے: بارہا ایسا ہوا ہے کہ میں نے اصلاح کی بے ایمانی، جہالت، تعصب، بددیانتی، افترا پردازی، بہتان بندی کا آفتاب سے زیادہ روشن ثبوت پیش کر دیا ہے لیکن کمبخت کا پاس شدہ حکیم ایسا جاہل بلکہ اجہل اور احمق اور بے وقوف بن گیا ہے کہ کچھ کہئے مگر اس کی سمجھ میں اس کے سوا کچھ آتا ہی نہیں۔ جو اصلاح میں چھپ گیا ہے۔ واقعی یہ بات نہیں ہے کہ وہ جاہل اور بیوقوف ہے نہیں وہ ڈرتا ہے کہ اس نے اصلاح پر سے ایمان اٹھایا اور کافر ہوا۔ مثالاً ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ اصلاح کے جن نمبروں کا اوپر حوالہ گذرا ہے۔ ان میں "حسبنا کتاب اللہ" کے عنوان سے ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں جھوٹے اور مفتری مضمون نگار نے حسب ذیل امور کو لکھا ہے۔ کہ سنیوں کی کتابوں سے ثابت ہے۔ خاص مفتری و مردود مضمون نگار کے لفظوں میں اس کے مضمون کی سرخیاں نقل کرتا ہوں۔ نقل کفر کفر نباشد۔

(۱) رسول اللہ کی چوری (۲) رسول اللہ کا ارادۂ زنا۔ (۳) رسول خدا صلعم کی شرابخوری۔ (۴) آنحضرت صلعم کا شرک (۵) آنحضرت صلعم پر شرک۔ (۶) خدا اپنے بندوں سے گناہ کرانا چاہتا ہے (۷) خدا کا اہل سنت کی عنایت (۸) خدا کی صورت۔ (۹) خدا کا تاج (۱۰) خدا کا گھر۔

اس مضمون کا ردّ میں انشاء اللہ دوسرے مضمون میں لکھونگا۔ یہاں واقعہ سنئے۔ اس سے شیعوں کی بددیانتی، بے ایمانی، اور باطل پرستی کا نفرت انگیز انکشاف ہوگا۔ مفتری و مردود مضمون نگار نے سنیوں کی کتابوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شرک کا ثبوت دیتے ہوئے علامہ شبلی مرحوم کی "سیرۃ النبی" کا حوالہ دیا ہے اور عبارت نقل کی ہے جس میں بے ایمانی اور بددیانتی یہ کی ہے۔ جس واقعہ کو ذکر کر کے علامہ شبلی مرحوم نے اس کی تردید کی ہے۔ اس واقعہ کی بنا پر مفتری و مردود شیعہ نے سنیوں پر افترا بندی کی ہے۔ اور اپنی تائید میں علامہ شبلی کا حوالہ دیا ہے۔ اور حوالہ اسطرح دیا ہے کہ شبلی مرحوم نے دوسروں کی عبارت جو بغرض تردید نقل کی ہے۔ اسکو نقل کر دیا ہے اور علامہ شبلی کی ان سطروں کو جن میں علامہ شبلی نے لکھا ہے کہ یہ قصہ موضوع اور باطل ہے۔ اور کبار محدثین کے حوالے دیئے ہیں انکو درمیان سے چھوڑ دیا ہے۔ اسی طرح اخیر حصہ کو اڑا دیا ہے جس میں شبلی مرحوم نے اس واقعہ کی تردید ناطق کی ہے۔ یہ واقعہ کیا ہے؟ اور سنیوں نے اس کو کیسا قرار دیا ہے۔ شبلی مرحوم اور مضمون نگار نے اس کی نسبت کیا لکھا ہے۔ یہ سب انشاء اللہ مفصل طور پر اس مضمون میں عرض کرونگا جو اس ناپاک مضمون کے ردّ میں لکھونگا۔ فی الحال ان تمام سنیوں اور شیعوں کو جو مفتری شیعی مضمون نگار کے بددیانتی اور افترا پردازی کا حال معلوم کرنے کے لئے بیچین ہوں۔ سیرۃ النبی جلد اول ص ۱۷۶-۱۷۷ اور اصلاح بابت صفر ۱۳۴۳ھ ص ۲۰ دیکھ لینا چاہیئے رام نگر میں جس کو شوق ہو سنی خواہ شیعہ کہ میرے پاس آئے میں دکھا دوں۔ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ سامان موجود ہے۔

ہاں تو میں نے ا۔ نگری شیعہ کو مفتری و بددیانت شیعی مضمون نگار کی کارستانی، اصلاح اور سیرۃ النبی کو مقابلہ میں رکھکر دکھائی۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ تم اصلاح کا منگانا اور دیکھنا بند کرو۔ یہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے۔ اور ہمیشہ جھوٹی اور شر انگیز

ں چھاپ چھاپ کر مسلمانوں میں نفرت و حقارت
و بغض و عداوت کے جذبات برانگیختہ کرتا رہتا ہے۔
ن باوجود میری اس کہنے کے اس نے اصلاح کا
چی۔ وصول کیا۔ اور کہا کہ اصلاح کی اصلاح کرنے
نے اس کو منگایا ہے۔ میں نے کہا اگر یہ ارادہ ہے
جزاک اللہ۔ اسی بنا پر میں نے اصلاح اور شہر بھی
دکھا کر اس سے کہا کہ اس کے بارہ میں لکھو۔ اس نے
بے جوش سے کہا۔ کہ میں ضرور لکھوں گا۔ میں
منتظر تھا۔ کہ دیکھوں کیا لکھتا ہے۔ مگر دوسرے روز
ملاقات ہوئی تو دیکھا کہ شیعیت کا دشمن علم و عقل
اور عدوئے حق و صداقت پر بھوت سوار ہے۔
کہنے لگے مضمون نگار نے کوئی بد دیانتی نہیں کی ہے
درست حوالہ دیا ہے۔ اور شبلی نے اس واقعہ کی
تردید نہیں کی ہے۔ مجھے نہایت غصہ معلوم ہوا۔ روز
روشن میں دن کا انکار کیوں نہ غصہ معلوم ہو۔ میں
نے اصلاح اور سیرت کو کھول کر سامنے رکھ دیا اور
پوچھا اب کیونکر؟ جواب میں وہی روز روشن میں دن
کا انکار ہی ہے۔ میں حیران کہ خداوندا کس زبان
سے اس نے لکھنؤ میں طب کا امتحان دیا ہے جو اردو
عبارت اس کی سمجھ میں نہیں آتی۔ لیکن میں
سمجھتا ہوں کہ تنہائی میں شیطان نے سمجھایا ہوگا۔ کہ
اصلاح کے خلاف کچھ لکھا اور ملعون و مردود ہوئے
فی نار جہنم خالدین فیہا ابداً کے مصداق ہو
گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اصلاح کی اس احسانی
ذلت و باطل پرستی کی شرمناک ذلت گوارا کر لی لیکن
مضمون نگار کے خلاف قلم نہ اٹھایا۔ لاحول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
آخر میں جب میں نے دیکھا کہ یہ کسی طرح نہیں مانتا
تو میں نے کہا کسی ثالث کے سامنے چلو۔ عبارتیں
پیش کرو۔ اور میں نے ایک شیعی کا نام ثالث کیلئے
پیش کیا۔ لیکن اس نے اس کو بھی منظور نہ کیا۔ اس
نے اس نے ڈرایا کہ شرط سخت ہوگی۔ میں نے کہا جو
مقرر کر دو۔ لیکن اس میدان میں بھی اسکا قدم نہ جما
اب میں پھر اس کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اصلاح کے
مضمون نگار نے حوالہ دینے میں بد دیانتی سے کام
لیا ہے۔ حمایت کی ہمت و دعوے ہے تو کھلے میدان
میں آؤ۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں کو ایسے بدترین دشمنوں کی
طرف مطلق توجہ نہیں ہے۔ مسلمانو! یا تو تم اسلام کے
تمام دشمنوں کی طرف سے اپنا قلم و زبان روک لو۔
ورنہ ان بدترین دشمنانِ اسلام کو ایک لحظہ کیلئے معاف
نہ کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کو ان دشمنانِ
دین و ملت سے آگاہ کرنے کے لئے صرف ایک مضمون
کی مندرجہ بالا سرخیاں کافی ہونگی۔ اور اسکی مندرجہ
بالا ایک حرکت مسلمانوں کو ان مجرموں کی سزا دہی
پر مستعد کر دیگی۔ الفقیہ کے نامہ نگاروں میں جو
حضرات شیعوں کے متعلق جارحانہ و مدافعانہ مضامین
لکھ سکتے ہوں ضرور لکھیں۔ جناب مکرمی مولوی محمد
عبدالسمیع صاحب بنارسی کو جو سبائی امت کی خلاف
زبردست جہاد کر چکے ہیں پھر ان کی سرکوبی پر متوجہ
ہونا چاہیئے۔ وہابیوں کے مقابلہ میں تو اور بھی بہت
سے لکھنے والے ہیں۔ یہ محاذ بالکل خالی اور غیر محفوظ
ہے۔ جو فوج ہر طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں ہو
اُسے ہر طرف کا خیال ہی رکھنا چاہیئے۔ افسوس
ہے غازیانِ پنجاب پر جن کے گھر میں سبائی شیطان
دہکا چوکڑی مچا رہے ہیں اور ان کے کان پر جوں
نہیں چلتی۔ انہوں نے اپنی تمام قوت وہابیوں
اور قادیانیوں ہی کے لئے وقف کر دی ہے۔ افسوس
مجاہدین پنجاب ذرا ادھر بھی دیکھو۔
انجمن حسینی حجامرہ ڈاکخانہ نور پور ضلع جہلم کا
سیکرٹری لکھتا ہے کہ "یہ بات اظہر من الشمس ہے
کہ پنجاب ہندوستان میں مذہب حقہ شیعہ کی
اشاعت روز افزوں پر ہے" اور اس کے بعد چودہ
مسلمانوں کے مرتد ہونے کی خبر بقید نام و قومیت و
ولدیت دیتا ہے۔ اڈیٹر اصلاح لکھتا ہے کہ "در نجف
سیالکوٹ جو کام کر رہا ہے وہ سب کے پیش نظر
ہے جس نے اسلامی روح تمام پنجاب میں دوڑا دی
ہے۔ ہزاروں شیعہ ہو رہے ہیں" پھر لکھتا ہے:۔
"غرض دُر نجف نے ایک عام ہیجان پیدا کر دیا
ہے اگر قوم نے اس کی قدردانی کی تو ایک روز عجب
نہیں کہ تمام پنجاب شیعہ ہو جائے"
مجھے امید ہے کہ یہ خبریں مسلمانانِ پنجاب کیلئے
تازیانۂ عبرت ثابت ہونگی۔ اور نامہ نگارانِ الفقیہ
ان غارتگرانِ اسلام کی خبر لیکر اپنے بھائیوں کو

فتنۂ ارتداد سے بچانے کی سعی کریں گے۔
ذیل میں شیعہ رسالوں کے نام اور ان کے پتے لکھتا
ہوں۔ علماء کرام اور اہل قلم حضرات ان رسالوں کو
منگا کر ملاحظہ فرمائیں اور ان کی تردید کو داخل ضروریات
سمجھیں۔
(۱) "اصلاح" کھجوہ ضلع سارن۔ (۲) "الشمس" اسی کا
بھوت ہے۔ مر چکا ہے مگر شیطان اسکو دوبارہ زندہ کرنے
کے لئے منتر پر منتر پڑھ رہا ہے۔ ممکن ہے کوئی منتر
کارگر ہو جائے۔ (۳) "اثنا عشری" دہلی علم آباد
گیا۔ خس کم جہاں پاک۔ ذریت سبائی مضطرب ہے
شاید آریوں کا بھائی ہند کسی جون میں جنم لے لے۔
(۴) "دُر نجف" سیالکوٹ (۵) "الناصر" شاہ گنج آگرہ
(ابو محمد امام الدین۔ رام نگری)

فتاوے

سوال

اگر والدین نے صغیر اور صغیرہ کا نکاح صغر سنی کی
حالت میں کر دیا ہو۔ اور پھر صغیرہ طبعاً نشو و نما حاصل
کرتی رہی یا مقوی غذاؤں کے ملنے سے تنومند ہو گئی
اس وجہ سے صغیرہ کے باپ وغیرہ کو اس سے صدورِ زنا
وغیرہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔ اور صغیر مذکور بالطبع کمزور
اور ناقابلِ مباشرت (باوجودیکہ عنین نہیں) واقع
ہوا ہو۔ تو کیا اس قسم کی ضرورت کے باعث صغیر کا
ولی وغیرہ صغیرہ پر رحم کھا کر اس کو صغیر کی طرف سے
طلاق دے سکتا ہے؟ غیر مقلدین اور بعض لالچی حنفی اس
قسم کی "ضرورت" کے پردہ میں بعض روایات فقہ حنفیہ
سے جوازِ طلاق کا فتوے دے دیا کرتے ہیں۔ کیا یہ فتوی
فقہ حنفیہ کے مطابق ہے؟ بینوا توجروا۔

جواب

بروئے مذہب حنفیہ ایسی صورت میں صغیرہ کو طلاق
دینے کا حق کسی کے لئے ثابت نہیں ہوتا۔ ولا یقع
طلاق المولیٰ علی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن
ماجۃ الطلاق لمن اخذ بالساق۔ اسی روایت
کی تائید میں صاحب "فتح" رحمۃ اللہ علیہ

روایت بھی لائے ہیں۔ دیکھو رد المحتار (جلد ۲ صفحہ ۴۲۶ مطبوعہ مصر) اور اسی رد المحتار میں زیر قول الدر المختار "واھلہ زوج عاقل بالغ" لکھا ہے۔ احترز بالزوج عن سید العبد و ابی الصغیر (الی قولہ) وبالبالغ عن الصبی" (جلد ۲ صفحہ ۴۲۵) غیر مقلدین اور بعض مدعیان حنفیت کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم منشاءِ غلط فہمی کو بیان کئے دیتے ہیں۔

در مختار و تنویر میں لکھا ہے۔ ابی الممیز واحد ابوی المجنون طلاق فی الاصح (الی قولہ) فلیسا باھل للایقاع بل للوقوع الخ اس کے تحت میں صاحب رد المحتار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں۔ ای ایقاع الطلاق منہما بل ھما اھل للوقوع ای حکم الشرع بوقوعہ علیہما عند وجود موجبہ وفی شرح التحریر (الی قولہ) قال شمس الائمۃ السرخسی زعم بعض مشائخنا ان ھذا الحکم غیر مشروع اصلاً فی حق الصبی حتی ان امرأتہ لاتکون محلاً للطلاق وھذا وھم عندی فان الطلاق یملک بملک النکاح اذ لاضرر فی اثبات اصل الملک بل الضرر فی الایقاع حتی اذا تحققت الحاجۃ الی صحۃ ایقاع الطلاق من جہتہ (الصبی) لدفع الضرر کان صحیحاً فاذا اسلمت زوجتہ وابی فرق بینہما وکان طلاقاً عند ابی حنیفۃ (الی قولہ) قلت وحاصلہ انہ کالبالغ فی وقوع الطلاق منہ بھذہ الاسباب الا انہ لا یصح ایقاعہ منہ ابتداءً للضرر علیہ ومثلہ المجنون وبہ ظہر انہ لاحاجۃ الی انہ ایقاع من القاضی لان تفریق القاضی ھہنا کتفریقہ باباء البالغ عن الاسلام وھو طلاق منہ بطریق النیابۃ فکذا فی الصبی والمجنون" الخ (جلد ۲ صفحہ ۴۲۳ مطبوعہ مصر)

ان عبارات سے غالباً غلط فہمی ہوئی ہوگی خلاصۃ الحاصل یہ ہے کہ "تفریق قاضی بینہما فسخ نہیں ہے بلکہ صبی کی طرف سے طلاق ہوگی۔ مگر بہ نیابتِ قاضی۔ پس باوجود اسباب مذکورۂ رد المحتار صغیر وقوع طلاق میں بالغ کے حکم میں ہوگا۔ لیکن فرق یہ ہے کہ بالغ ایقاع ابتداءً میں مختار ہے۔ اور صبی اس میں مختار نہیں۔ البتہ غیر ابتدائی ایقاع اور نیابت صبی کی طرف سے سمجھا جائے گا۔ پس جبکہ ایقاع کذائی صبی کی طرف سے بہ نیابت قاضی ہوگا۔ تو اب یہ کہنے کی ضرورت نہ رہی۔ کہ ایقاع من جانب قاضی متصور ہوگا۔" (انتھت الخلاصۃ) اس سے صاف ثابت ہوا کہ اسباب مذکورہ میں سے کسی سبب کے ہوتے وقوع و ایقاع مذکور ہو سکتی ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی ضروری ٹھیرا۔ کہ یہ حکم صرف اسباب مذکورہ مخصوصہ کے پائے جانے پر ہے نہ کہ ضرورت مذکورہ فی السوال کے ہوتے بھی۔ یہ اس لئے کہ محققین فقہاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک یہ مسلم ہے کہ القیود فی عبارات الفقہاء احترازیۃ علی الاغلب واما قیود النصوص فلا" اور "بھذہ الاسباب" میں ہم اشارہ موجود ہے۔ اور قاعدہ کی بات ہے کہ اسم اشارہ مشار علیہ مشخص و معین کا مقتضی ہوتا ہے۔ سواء کان فی الخارج عن المشاعر او داخلاً فیہا کما لا یخفی علی من لہ ادنی مسکۃ۔ پس دیگر اسباب کے ہوتے حکم مذکور نہیں لگایا جا سکتا۔

سوال میں جن آزاد منش مفتیوں کا ذکر ہے انکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایسے مسائل میں مجتہد مذہب کا صریح بیان یا اس کے قواعد مستنبطہ سے کسی مسلم مخرج کی تخریج اور بصورتِ اختلافِ روایات کسی مسلم مُرجّح کی ترجیح پیش کرنے کی ضرورت ہے اور یہیں تو عام فقہاء کی بھی تصریح نہیں ملتی۔

رہا ضرورت غیر مستثنیٰ شرعاً کا سوال۔ سو یہ وقوع طلاق کے جواز کی دلیل نہیں۔ ایک شخص اگر تین چار مہینے یا اس سے زیادہ کے لئے سفر میں چلا جائے یا بیمار ہو جائے اور اس عرصہ میں اس کی بیوی مغلوب الشہوت ہو گئی۔ اس کے باپ وغیرہ کو اس سے صدور زنا کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔ اور وہ بھاگا ہوا پہونچ جائے ایسے مفتی صاحبان کے پاس۔ تو کیا اس "ضرورت" کو ملحوظ رکھکر وہ وقوع طلاق کا فتوے دیدیں گے؟ فیا للعجب۔ اگر یہی حالت رہی تو یقین کیجئے کہ مسلمانوں کے نکاح خطرہ میں ہیں۔ والدین نے نکاح کرتے وقت اس پیش آنیوالی "ضرورت" کا کیوں لحاظ نہیں رکھا۔ اس غلطی کے وہ خود مرتکب ہوئے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ شریعت غرا کو ان کی غلطیوں کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔ پھر ان غلطیوں کے بعد جو نتائج بصورت "ضرورت متوہمہ" پیدا ہوتے ہیں وہ شرعاً "ضرورت" نہیں اس لئے وقوع طلاق کا فتوے نہیں دیا جا سکتا۔

حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں جو فوجی سپاہی سفر میں رہتے باوجودیکہ ان میں سے بعض کی بیویوں کے حالات نازک تھے۔ بلکہ بعض عورتوں نے یہاں تک کہدیا تھا کہ اگر خوفِ خدا نہ ہوتا تو میں مرتکب معصیت ہو جاتی جب امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے یہ حالات سُنے تو صرف یہ حکم فرما دیا کہ کوئی فوجی چھ مہینے سے زیادہ سفر میں نہ رہے لیکن وقوع طلاق کا فتوے نہ دیا۔ فتامل۔

اجابہ غلام مصطفےٰ عفی عنہ (بقلم پیرزادہ محمد بہاء الحق قاسمی عفا اللہ عنہ) ۲۲ صفر المظفر ۱۳۴۳ھ

المجیب

حضرت مولانا مولوی پیر غلام مصطفےٰ صاحب قاسمی امرت سر دامت برکاتہم۔

(ذالک کذالک) ابو محمد محمد دیدار علی الحنفی الخطیب فی مسجد وزیر خاں المرحوم الواقع فی بلدہ لاہور

(جواب درست ہے) بندہ عبد الولی غفرلہ

(الجواب صواب) بندہ عبد الکبیر غفرلہ مدرس مدرسہ نصرۃ الحق واقعہ مسجد محمد جان صاحب مرحوم

(الجواب صحیح)

(الجواب صحیح والمجیب نجیح) فقیر محمد غلام جان قادری عفی عنہ۔

(المجیب مصیب) احمد علی عفی عنہ خطیب مسجد شاہی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور

(ھذا ھو الموافق لقواعد المذھب) غلام رشید کان اللہ لہ

(اجاب من اجاب) محمد حسن عفی عنہ مدرس نعمانیہ امرتسر

(ذالک ھو الحق) عبد الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ نصرۃ الحق امرت سر۔

لپور میں عظیم الشان جلسہ
امیر نجد کے خلاف صدائے احتجاج

بروز یکشنبہ ۱۰۔ ربیع الآخر شریف ۱۳۴۳ھ مسلمانان
ر کا ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت جناب ابو الفتح
الرضا مولانا مولوی مفتی حافظ محمد حشمت علی خان
حب قادری رضوی لکھنوی مدظلہ العالی منعقد ہوا
ں میں باتفاق آرا حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں
(۱) شریف مکہ کے افعال کیسے ہی ہوں مگر وہ
ی۔ رافضی۔ وہابی وغیرہ بدمذہب نہیں۔ قطعاً
یاً صحیح العقیدہ سُنی مسلمان ہیں۔ حجاز مقدس کی
ت اون کے متعلق رہنا ہزاروں درجہ وہابیان
دین نجد کے ناپاک ہاتھوں میں آنے سے بہتر ہے۔
(۲) ہم مسلمانان اہلسنت، نجدیوں کے حملہ کو نہایت
رت وحقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور دل سے
ا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل جلالہٗ حجاز مقدس کو نجدیوں
جاست سے پاک کرے اور تمام مسلمانان اہلسنت
ے استدعا کرتے ہیں کہ وہ بھی ہر نماز کے بعد
دیوں اور تمام کافروں کے اثر سے مقامات مقدسہ
پاک رہنے کی دعا کریں اور ملک کے ہر گوشے
ں جلسے منعقد کر کے باغیٔ نجد کے خلاف جلد سے
د صدائے احتجاج بلند کریں۔
(۳) ہم مسلمانان اہلسنت مقامات مقدسہ پر اون
توں کے قبضہ کو ہرگز نظر استحسان سے نہیں دیکھ
کتے۔ جنہوں نے اللہ و رسول جل جلالہ وصلے اللہ
یہ وسلم کی توہین کی۔ روضۂ اقدس کو صنم اکبر کہا۔
ور شہدائے کرام کو معاذ اللہ اکھاڑ کر پھینکدیا
ر اسود کو صدمہ پہونچایا۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ
یہ وسلم سے اپنے عصا کو زیادہ نافع بتایا۔ سفر مدینہ
یبہ اور درود شریف پڑھنے کو شرک ٹھہرایا۔ علمائے
ل سنت کا قتل عام کیا۔ اون کے قبضہ پر وہی خوش
وگا۔ جو کھلا ہوا ڈھکا وہابی اور اللہ و رسول جل
الہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن ہو۔
(۴) ہم مسلمانان اہل سنت اون وہابیان مرتدین
ے افعال پر اظہار نفرت کرتے ہیں جنہوں نے اس
روز بد پر خوشی منائی چراغاں کیا۔ میلاد شریف میں
اون کے نزدیک روشنی کرنا بدعت وحرام مگر
اس وقت حرام کر کے غربائے اہل سنت کا دل
دُکھایا۔
(۵) ہم اخبارات کی اس حرکت پر اظہار نفرت
کرتے ہیں کہ وہ باتباع لیڈران ہندو پرست وہابیوں
کی جھوٹی تعریف شائع کر کے عوام کو گمراہ کر رہے
ہیں۔
(۶) باتفاق آراء منظور ہوا کہ تجاویز مندرجہ
بالا کی نقل اسلامی اخبارات کو روانہ کی جائے۔
(خیر خواہ قوم مقصود علی میونسپل کمشنر و ناظم
جماعت رضائے مصطفیٰ بیلپور)

حضرت قبلہ عالم سید پیر جماعت علیشاہ صاحب
مدظلہٗ کی مساعی جمیلہ
علاقہ جموں میں ایک جدید مدرسہ کا افتتاح

موضع منگوٹیاں علاقہ جموں میں ایک مدرسہ پیشتر
جاری ہو چکا ہے۔ اب موضع ہانسہ میں ایک جدید مدرسہ
انجمن خدام الصوفیہ کی جانب سے قائم کیا گیا ہے
جس میں منشی نور حسین صاحب معلم مقرر کئے گئے ہیں
سردست ۱۷ طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ترقی عطا فرمائے۔
(العارض حفیظ الدین ناظم وفود جماعتیہ)

ایک نومسلم کا شفاخانہ جانا اور ہندو ڈاکٹر صاحب کا حیرت زدہ ہونا

مسمی مقصود علی نومسلم عرصہ قریب سوا ماہ سے
دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ میں آکر مشرف
باسلام ہوا ہے۔ مسمی مذکور قریب چار ماہ سے
بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ قبل از قبول اسلام کچھ
عرصہ داخل شفا خانہ رہ چکا ہے۔ ایک ہفتہ ہوا کہ
مسمی مذکور کو پھر شفا خانہ میں داخل کرایا گیا۔
نومسلم کا جب ڈاکٹر نے ملاحظہ فرمایا اور نام دریافت کیا
تو تعجب سے کہنے لگے۔ کہ تم پہلے بھی شفا خانہ میں رہ چکے
ہو۔ اُس وقت تمہارا کیا نام تھا اور کیا مذہب تھا۔
نومسلم نے نہایت استقلال اور ثابت قدمی سے جواب
دیا کہ میرا سابق نام مقصودن داس تھا۔ اور ہندو برہمن
تھا۔ اب کچھ عرصہ سے مسلمان ہو گیا ہوں میرا نام
مقصود علی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ تم برہمن
ہو کر مسلمان ہو گئے۔ نومسلم نے کہا کہ اسلام سچا مذہب
ہے۔ جو اس میں خوبیاں ہیں وہ ہندو مذہب میں نہیں
ڈاکٹر صاحب سنکر حیران رہ گئے۔ اور داخل شفا خانہ
کا حکم دے دیا۔ اسی طرح ہندو مریضان اس نومسلم
کو دیکھکر حیران تھے۔ مگر افسوس کہ شفا خانہ والوں نے
زیادہ توجہ نہیں فرمائی جیسا کہ نومسلم کا بیان ہے۔
آخر نومسلم مریض چار پانچ روز بعد از خود شفا خانہ
سے واپس دفتر انجمن خدام الصوفیہ میں آگیا یہاں
پر ہر طرح کی خدمت اور علاج معالجہ کیا جا رہا ہے اور
بفضلہ تعالیٰ تمام خرچ اخراجات مثل دیگر نومسلموں
کے انجمن ہذا کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔
(العارض حفیظ الدین ناظم انجمن خدام الصوفیہ آگرہ)

آفتاب اسلام کی ضیا باریاں
انجمن خدام الصوفیہ کی مساعی جمیلہ

(۱) مورخہ ۱۰۔ نومبر سنہ ۲۴ء کو حسب ذیل مرتد شدہ اشخاص
قوم ملکانہ سکنائے موضع اکترہ ضلع آگرہ نے دفتر انجمن
خدام الصوفیہ آگرہ میں آکر بخوشی خاطر خود خاکسار
کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا۔ انشاء اللہ باقی مرتد
شدہ ملکانوں کی واپسی کی بھی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ
کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سابق نام	عمر	سکونت	اسلامی نام
مہتاب سنگھ	۵۰ سال	اکترہ	مہتاب خان
بھیتی سنگھ	۴۲ سال	"	محبت خان
پنا لال	۲۲ سال	"	ان خان

(۲) مسمی کنور سنگھ قوم سکھ سکنہ گردس ضلع پٹیالہ
ملازم سابق پلٹن نمبر ۳۲ کمپنی بی نے مولانا مولوی امام اکبر

...رائے پوری امیرو نمدخادم الصوفیہ کے دست
...پر قبول اسلام کیا۔ اسلامی نام عبداللہ رکھا
...را استقامت بخشے۔

...حسب اطلاع محمد شفیع اللہ صاحب معلوم ہوا ہے
...ت سمترا دیوی قوم برہمن ساکن ٹونڈلہ نے
...بر ۲۲ء کو مولانا خورشید الحسن صاحب مدرس
...مدرسہ وارث العلوم ٹونڈلہ کے ہاتھ پر اسلام
...کیا۔ اسلامی نام بتول رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ
...مت عطا فرمائے۔

...العارض محمد حفیظ الدین ناظم انجمن خدام الصوفیہ
...گنج۔ آگرہ)

نظم نعتیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(از طبعزاد مخلص)

دین ناقص ہے محمدؐ جس کا جانانہ نہو
لب وہ کامل لب پہ گر اس مے کا پیمانہ نہو
مبتلائے زلف احمدؐ ہر دو عالم ہی رہیں
کشتِ دل بیکار جس میں عشق کا دانہ نہو
اشکِ گریہ سے نہ سینچا جس نے گلزارِ رسولؐ
ممکن ہے وہ کہیں سبزہ بیگانہ نہو!
ہے رفعنا لک ذکرک ذکرِ احمدؐ کی دلیل
پر کہیں نجدی کو یاں بھی وہم افسانہ نہو
جلسۂ ذکرِ رسول اللہ منائیں اُمتی
گر نہیں ہر ماہ میں تو کیوں یہ سالانہ نہو
نہ رہے وہ آنکھ جس کو ہو نہ دیدِ حضورؐ
نہ وہ دل جو سرورِ عالم کا دیوانہ نہو!
لاکھ ہوں شیریں و میٹھے اوس پہ سب قرباں ہوں
عشق ہی اسکو نہیں جو اس کا مستانہ نہو
عشقِ احمدؐ سے ہو حاصل توشۂ عقبےٰ تجھے
ہو وہ دل آباد ہرگز پھر جو ویرانہ نہو!
دیکھ لے جاکر مزارِ پاک نجدی بے نصیب
کون ہے جو در پہ قائم مستمندانہ نہو
نجدیانِ فتنہ گر محظوظ کیا ہوں ذوق سے
کادیانی سرخرو از راہ کمینہ نہو
کب تصور ہو حضوری نبیؐ کا جبتلک
نسبت اس سے عاشقانہ دردمندانہ نہو

چشمِ دل کو کب ہو حاصل روشنی ایمان کی
جب تلک شمعِ محمدؐ کا وہ پروانہ نہو!
مست کیا ہوں بلبلانِ باغِ وحدت جبتلک
دور میں عشقِ نبیؐ کے جام و پیمانہ نہو
عشقِ احمدؐ کے سوا کچھ بھی کہیں حاصل نہیں
مخلصا ہشیار کیا ہے جو کہ دیوانہ نہو

افسوسناک موت

نہایت افسوس اور رنج سے یہ خبر حوالہ قلم کی جاتی ہے کہ میرے معزز کرمفرما سردار پیر محمد صاحب ربانی جمعدار ڈیرہ نواب صاحب بہادر بہاولپور کا نورِ نظر مسمی بشیر عالم صرف گیارہ یوم بعارضہ نمونیا بیمار رہ کر ۲ دسمبر ۲۲ء کو انتقال فرما گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کے علاوہ نعم البدل عطا فرمائے۔

(۲) ہمارے مکرم مولوی غلام حسین نقشبندی ساکن سوانکی ضلع میرپور کے برادر اصغر میاں محمد حسن صاحب جو قبلہ عالم کے غلاموں میں سے تھے مورخہ ۳۰ اکتوبر ۲۲ء کو اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحوم کے لئے دعاء مغفرت فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دیدے۔

انجمن راعیانِ ہند کا سالانہ جلسہ

انجمن راعیان ہند کا ذاتی سالانہ جلسہ ماہ دسمبر کی ۲۷، ۲۸ تاریخ کو تعطیلات کرسمس کے دنوں میں لاہور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ چونکہ یہ جلسہ نہایت شاندار جلسہ ہوگا۔ لہٰذا راعین برادری کی خدمت میں اطلاع ہے کہ وہ اس جلسہ میں کافی تعداد میں تشریف لاکر اپنی بہبودی اور بہتری کیلئے اجتماع کریں۔

جو صاحب کوئی مضمون یا ریزولیوشن جلسہ میں پیش کرنا چاہتے ہوں وہ بہت جلد دفتر انجمن میں اطلاع دیں۔ (اسسٹنٹ سیکرٹری)

انجمن اصلاح المسلمین سنت ریاست فریدکوٹ (پنجاب) کا چوتھا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۷، ۸، ۹ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ مطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳ مگھر سمت ۱۹۸۱ بکرم موافق ۵، ۶، ۷ دسمبر ۲۲ء بروز جمعہ، سنیچر، اتوار جامع مسجد فریدکوٹ میں انشاء اللہ تعالیٰ پچھلے سالوں کی طرح منعقد ہوگا اس لئے سب بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ ان تاریخوں پر فریدکوٹ تشریف لاکر جلسہ میں شامل ہوں اور علمائے عظام و واعظین کرام سے احکام خدا تعالیٰ جل شانہٗ و رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنکر شریعت کے پابند بنیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

چونکہ موسم سرما ہوگا اسلئے ہر ایک صاحب اپنا بسترہ ساتھ لائیں اور دس روز قبل شروع جلسہ اپنی آمد سے اطلاع بخشیں۔ باعث مشکوری ہوگا فریدکوٹ۔ لاہور۔ دہلی۔ بھٹنڈہ ریلوے لائن پر ریاست کا صدر مقام اور اسٹیشن ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:- محمد عبداللہ نائب ناظم انجمن اصلاح المسلمین فریدکوٹ (پنجاب)

جمالِ حضوریؐ یا شبیہ نوری

اسمیں حلیہ پاک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہے جو پنجابی شعروں میں منظوم ہے۔ درحقیقت یہ حلیہ شریف اللہ والے اور ذوق والے خداترس پرہیزگار دوستوں کے لئے تیار کیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے بچوں اور عورتوں کو اسکی تعلیم دیں تاکہ مجلس میں پڑھکر رقت طاری کردیں ہر ایک پنجابی گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔ صاحب ثروت صاحبان کو چاہئیے کہ خود خرید کر غرباء میں تقسیم کرکے ثواب حاصل کریں۔ قیمت ۳؍ پتہ:- مینیجر رسالہ حنفی امرتسر

جلوۂ قمر یہ ایک نہایت دلچسپ ناول ہے جو مصنف نے قاضی اعظم انور پاشا نوراللہ مرقدہ کی یادگار میں نہایت محنت اور زور سے لکھا ہے اسمیں منظم اسلامی اور فتنۂ ارتداد کے متعلق موثر اور دلکش پیرایہ میں بحث کیگئی ہے۔ زبان فصیح بلیغ طرز بیان

...اور سر کر پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی پسندیدہ حجم ۱۵۰ صفحہ قیمت صرف ۱۰؍ پتہ خواجہ عبدالرحمن عبدالمنان صاحبان تاجران کتب کٹرہ گھنیاں امرتسر۔

شاندار اسلامی کتب

شفاء القلوب مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عمر کریم صاحب اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول بندگان خدا کو ان کی زندگی میں اور بعد موت وسیلہ بنانا اور ان سے فریاد کرنا ایک قطعی سنت ہے ایسے احوال عرفی و تقریر یہی ایک طرح کا بحث ہے قیمت عہ

مولود شریف مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عمر کریم صاحب مرحوم۔ یہ کتاب اپنے پیارے نام ہی سے ظاہر ہے اسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جو ایڈیٹر البلال مولانا ابو الکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ ۸ر

میلاد الرسول حصہ ہر دو حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مبارک تقریب کے متعلق ملک کے زبردست اہل قلم حضرات کے مضامین نظم و نثر درج ہیں ۹ر

الجرح علی البخاری حصہ اول مولفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الغفور صاحب دام فیضہ۔ اس کتاب میں علمائے کرام احناف نے جو مضامین صحیح کتاب بخاری کے ارقام فرمائے ہیں ان کا مجموعہ ہے ۸ر

انوار القدسیہ حضرت امام شعرانی رح کی عربی کتاب کا اُردو ترجمہ تصوف کی بےنظیر کتاب تزکیہ قلب کے واسطے حقیقی رہنما۔ عہ

کتاب الروح اس کا ترجمہ عربی سے سلیس اُردو میں کیا گیا ہے۔ روح کے متعلق بےنظیر معلومات کا ذخیرہ۔ ارواح کی گذشتہ اور آئندہ و موجودہ حالتوں کا مکمل بیان مصنفہ علامہ ہادی مصری۔ عہ

المعراج اس کتاب میں حضرت خواجہ ہر دو عالم فخر عالمیان آقا و میان حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جسمانی معراج کا ثبوت قرآن شریف اور احادیث شریف اور آثار صحابہ اور اقوال فقہاء سے نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے محدثین نے ہی اس کتاب کی خوبی کو مانا ہے قیمت ۱۲ر

تحفۃ الناظرین یہ وہ کتاب ہے جس میں غیر مقلدین کے تمام عقاید اور مغالطہ ظاہر کر کے نہایت وضاحت کیساتھ قرآن و حدیث اور ان کے اقوال علمائے سابق کے نزدیک قابل تسلیم ہیں جوابات لکھے گئے ہیں۔ فاتحہ خلف الامام جہلیم زیارت مزارات بشاہدات مقامات متبرکہ حکم طواف بوسہ مولود شریف ندائے غیر اللہ شرک و بدعت وغیرہ وغیرہ میں گفتگو ہے۔ اس جامع کتاب میں ان تمام مسائل کو شرح و مدلل بقرآن و حدیث و اجماع ثابت کیا گیا ہے۔ ۹ر

پیر کا بکرا جس میں مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر گیارھویں شریف مولود شریف اور چلہ کشی نذر کے جواز پر محقق اور مدلل بحث کیگئی ہے ۲ر

الفوز الکبیر اُردو ونحو میر مولانا ابو المحامد احمد علی صاحب مؤی الحنفی نے کمال خوش اسلوبی سے عام فہم الفاظ میں اسکو ترجمہ کیا ہے جس سے طلباء کو آسانی ہو۔ ۸ر

ارتداد الوہابیین فیض آباد کے ایک انداری غیر مقلد کے رسالہ تکفیر المبتدعین کا دندان شکن رد اور جواب ہے۔ اس کتاب کے اندر فرقہ باطلہ کا ذب مصنفہ، مبتدعہ ناریہ کی اصلیت اور وہ مقدمات زجباری جو ابین غیر مقلدین ہوئے بمعہ نام فریقین و تاریخ فیصلہ و نام حاکم؛ دفعات شہر قصبہ وغیرہ وغیرہ سب کچھ درج ہے۔ ہر ایک حنفی گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۸ر

شجرہ منطقیہ یہ نقشہ طلباء کی آسانی کے لئے گلدستہ کیطرح میں تیار کیا گیا ہے طول ۲۲۔ انچہ عرض ۳۵۔ انچہ۔ اس میں مسائل تصوریہ اور تصدیقیہ الگ الگ بیان کئے گئے ہیں، صغری کبریٰ ایسا غوجی میزان منطق قال اقول شرح تہذیب قطبی وغیرہ وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۹ر

القول السدید فی اثبات التقلید بحث تقلید میں بےنظیر کتاب۔ ۲ر

تمام کتابیں ملنے کا پتہ:- **مینجر اخبار "الفقیہ" امرت سر (پنجاب)**

پانچ روپیہ (۵ر) کے شرطیہ روزانہ آمد اگر یا ۵۰ روپیہ انعام حاصل کریں

کتاب "علاج بےروزگاری" میں بہت محنت اور خرچ سے امریکن اور انگریزی کتابوں سے مختلف دولت کمانے کے طریقے بعد تجربہ درج کئے گئے ہیں جنکی مدد سے اور تھوڑے روپیہ سے آپ پانچ سے بیس روپیہ روزانہ کما سکتے ہیں۔ کتاب بیکار ثابت ہو تو ۵۰ روپیہ انعام۔ قیمت چار روپیہ غریبوں سے ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

۲۰۰۰۔ انگریزی دواؤں کے نام اُردو میں بمعہ مفید معلومات قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ) (سندھ)

پتہ:- عبد الحق۔ جی۔ ایم۔ غریب آباد جیکب آباد

اشتہار مفت منگالو!

برادران اہلسنۃ والجماعت کو خوشخبری ہو کہ ٹریکٹ نمبر۱۔ رہنمائے المسلمین فی ممانعت قراءۃ المقتدین کہ جس میں مذہب حنفی کی تحقیق نیز سورہ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھنے کا ثبوت کتاب اللہ واحادیث معتبرہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ اور عوام الناس اہلسنت والجماعت کی آگاہی کے لئے مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ار کا ٹکٹ بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ سے مفت منگا سکتے ہیں۔

المشتہر:- محمد رمضان (عفی عنہ) چھاپہ گر قلعہ مبارک و صدر بازار۔ ریاست پٹیالہ